71249-والد کا چوری کردہ مال بغیر خبر دیے واپس کرنا

سوال

والد صاحب اپنی رقم رکھنے کے لیے گھر میں ایک بیگ استعمال کیا کرتے تھے، ایک بار مجھے اپنا قرض واپس کرنے کے لیے رقم کی ضرورت تھی تو میں نے وہ بیگ کھول کر کچھ رقم اڑالی، کیونکہ میں کوئی کام نہیں کرتا تھا، اور میں نے ایسا کئی بار کیا حتی کہ والد صاحب کو محسوس ہونے لگا کہ پیسے کم ہونے لگے ہیں، لیکن انہیں یہ علم نہ ہوسکا کہ رقم کون نکالتا ہے.

کچھ عرصہ بعد الحمد للہ اللہ تعالی نے مجھے ہدایت نصیب فرمائی اور میں اسلامی امور پر صحیح طریقہ سے عمل پیرا ہوگیا اور مجھے معلوم گیا والد صاحب کے علم کے بغیر پیسے نکالنا میری غلطی تھی، اور اب میں نے فیصلہ کیا ہے کہ انشاء اللہ جب میں کام کرنے لگوں گا تو اپنے والد صاحب کی نکالی ہوئی رقم واپس کرونگا، اور والد صاحب کے علم کے بغیر ہی وہ رقم ان کے بیگ میں رکھ دونگا.

سوال یہ ہے کہ: کیا میں والد صاحب کو بتائے بغیر ہی ان کی رقم بیگ میں رکھ دوں، کیونکہ مجھے خدشہ ہے کہ وہ مجھ پر ناراض ہونگے، اس لیے کہ میں اپنے والد صاحب کے ساتھ ہی کام کرونگا، جس کی بنا پر خدشہ ہے کہ وہ مجھ پر اعتماد نہیں کرینگے. اس لیے برائے مہربانی آپ یہ بتائیں کہ مجھے کیا کرنا چاہیے؟

پسندیدہ جواب

بیگ سے والد کے علم کے بغیر آپ کا
پیسے نکالنا ایک ظاہرا قبیح اور برا عمل، الحمد للہ اللہ تعالی نے آپ کو اس سے توبہ
کرنے اور صحیح راہ کی توفیق نصیب فرمائی ہے، اور آپ کی توبہ میں یہ بھی شامل ہے کہ
آپ وہ مال اپنے والد کو واپس کریں جو لیا گیا ہے.

اور اگر آپ کے لیے والد کو اس کا علم
ہونا ان کی ناراضگی کا باعث ہے، یا پھر آپ پر عدم اعتماد کا باعث ہو تو آپ انہیں
کسی بھی طریقہ اور وسیلہ سے وہ مال واپس کریں، اور انہیں اس کا علم بھی نہ ہوسکے،
مثلا آپ وہ رقم ان کے بیگ میں رکھ دیں، یا کوئی اور طریقہ اختیار کریں.

مستقل فتوی کمیٹی کے علماء کرام سے
درج ذیل سوال کیا گیا:

میں بچپن میں جب دیکھتا کہ والد صاحب
نے کوئی چیز رکھی ہے چاہے وہ پیسے ہوتے یا کوئی اور نفع والی چیز تو میں وہ اٹھا
لیتا، اور والد صاحب کو اس کا علم بھی نہ ہوتا، اور جب میں بڑا ہوا تو مجھے اللہ سے

ڈر لگنے لگا تو میں نے یہ کام ترک کر دیا، اور کیا اب میرے لیے جائز ہے کہ میں اپنے والد صاحب کے سامنے اس کا اعتراف کروں یا نہ ؟

کمیٹی کے علماء کرام کا جواب تھا :

"آپ کے لیے واجب اور ضروری ہے کہ آپ نے اپنے والد کی جو نقدی یا کوئی اور چیز لی تھی وہ واپس کریں، لیکن اگر وہ خرچ کے لیے بالکل معمول سی چیز تھی تو اس میں کوئی حرج نہیں " انتہی.

دیکھیں : فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (352/15).

اور کمیٹی کے علماء کرام سے یہ سوال بھی ہوا کہ :

اگر کوئی انسان مال چوری کرے اور پھر وہ اس سے توبہ کرنا چاہے اور مالک کے علم کے بغیر ہی وہ اس کا مال واپس کر دے تو اس کی توبہ کا حکم کیا ہو گا ؟

کمیٹی کے علماء کرام کا جواب تھا :

"اگر واقعتا ایسا ہی ہے جیسا آپ نے بیان کیا ہے، اور وہ اپنی توبہ میں سچا ہو اور صدق دل کے ساتھ توبہ کرنا چاہتا ہو، اور اپنے کیے پر نادم بھی ہو، اور اس نے پختہ عزم کیا ہو کہ وہ آئندہ ایسا کام نہیں کریگا تو اس کی توبہ صحیح ہے، اور مال کی لاعلمی میں مسروقہ مال اسے واپس کرنے سے اس کی توبہ کو اس سے کوئی نقصان نہیں پہنچے گا" انتہی.

دیکھیں : فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (355/24).

واللہ اعلم.